تنبیہ النّاس

علیٰ

شرّ الوسواس الخنّاس

از قلم حقیقت رقم

حافظ عبد الجبار سلفی

شائع کردہ

ادارہ مظہر التحقیق۔ کھاڑک ملتان روڈ۔ لاہور

تنبیهُ الناس

عَلٰی

شَرّ الوسواس الخنّاس

ازقلم حقیقت رقم

حافظ عبدالجبار سلفی

شائع کردہ:

ادارہ مظہر التحقیق۔کھاڑک ملتان روڈ۔لاہور۔

کتاب کا نام: تنبیہ الناس علی شرِ الوسواس الخناس

مصنف کا نام: حضرت مولانا الحافظ عبدالجبار سلفی حنفی صاحب

کمپیوٹر کمپوزنگ: محمد عباس خان مہمند

ناشر: ادارہ مظہر التحقیق، کھاڑک ملتان روڈ، لاہور

انتساب

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم

مظہر شریعت وطریقت، وکیل صحابہؓ حضرت اقدس مولانا قاضی مظہر حسینؒ خلیفہ مجاز شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ کے نام! جن کی نگاہِ فیض نے میرے اندر فتنوں کے تعاقب کا جذبہ پیدا کیا۔

خاکپائے اکابرین دیوبند

عبدالجبار سلفی

اھل السنتہ و الجماعتہ خلافا للمعتزلہ ''ہم مماتیوں کو دور حاضر کے معتزلہ کہہ دیں تو ناراض ہوتے ہیں کہ صاحب ہم تو توحید و سنت کے پختہ اشاعتی ہیں۔اہل السنۃ والجماعۃ کا مذہب تو بالکل صاف شفاف اور نکھرا ہوا ہے اور یہ احباب ریب وتشکیک کی پُر خار وادیوں میں وقفِ کرب واضطراب،اور سرگرداں و حیراں پھر رہے ہیں۔ہم ایک بار پھر کہتے ہیں کہ مماتیوں کا قبر کو برزخ سے جدا کرنا نری حماقت ہے اور اکابرین کی عبارت کو نہ سمجھنے کی بیّن دلیل ہے۔اسلاف کی عبارات میں قطعاً کوئی تضاد ہے نہ اختلاف، ابہام ہے اور نہ التباس۔واضح عبارات ہیں۔واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

فقہ اکبر امام صاحبؒ کی تصنیف ہے:

صاحب مکائد نے اپنی کتاب المسلک المنصور میں لکھا تھا کہ فقہ اکبر کی نسبت امام صاحبؒ کی طرف غلط ہے۔اس کا مدلل جواب ہم نے تعویذ المسلمین میں دیدیا۔اور امام اہل سنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صاحب صفدر مدظلہم کی تحقیقِ انیق پیش کرتے ہوئے لکھا تھا کہ ہمیں حضرت شیخ کی تحقیق پر بھرپور اعتماد ہے۔صاحب مکائد نے سر کے بالوں سے پاؤں کے ناخنوں تک پوری قوت صرف کی ہے مگر تحقیقی جواب ایک بھی پیش نہ کر سکے۔اور اپنی تائید میں علامہ انور شاہ کشمیریؒ، علامہ شبلی نعمانیؒ اور علامہ عبدالعزیز پرہارویؒ کو پیش کرتے ہیں کہ یہ حضرات بھی فقہ اکبر کی نسبت امام صاحبؒ کی طرف غلط سمجھتے ہیں۔سو اس کا جواب ملاحظہ ہو ''صاحب مکائد کا دعویٰ یہ ہے کہ فقہ اکبر امام صاحبؒ کی تصنیف ہی نہیں ہے''۔جبکہ علامہ فرہارویؒ فرماتے ہیں کہ اس کی نسبت محل نظر ہے۔بالکل غلط قرار دینے والا محل نظر کہنے والے کو کس طرح اپنی دلیل میں پیش کر رہا ہے۔دوسرا حوالہ فیض الباری کا دیتے ہیں۔بھلا ہو صاحب مکائد کا کہ وہ فیض الباری کو تسلیم کرتے ہیں۔حالانکہ یہ حضرت کشمیریؒ کی مستقل تصنیف نہیں ہے۔یہ العرف الشذی کی طرح

علامہ فرہارویؒ کا ارشاد:

علامہ عبدالعزیز فرہارویؒ اپنے منظوم فارسی کلام میں فرماتے ہیں۔

اہل اسلام اند آباء نبی ﷺ — گرچہ منکرے مے شود ہر مدعی
والدینش ہر دو بر دین خلیل — قصہ احیاء ضعیف است و علیل

(ایمان کامل فارسی ص ۲، از علامہ فرہارویؒ)

اب جس اعتراض کو لے کر شیعوں نے فقہ اکبر کو نشانہ بنایا وہی ہتھکنڈہ صاحب مکائد کو بھی مل گیا۔ بہر حال یہ اپنا اپنا تعلق اور رشتہ ہوتا ہے۔ وضاحت ہم نے پہلے کر دی ہے کہ مراد "فی دور الکفر" ہے۔

مسئلہ سماع موتی اور سیدہ عائشہ صدیقہؓ:

صاحب مکائد اپنی علمی دھاک بٹھاتے ہوئے لکھتے ہیں "صاحب شرور جہیل "مَـا اَنْـتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِی الْقُبُوْر" اور "اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی" پر دلیل پکڑنے کو معتزلہ کی دلیل قرار دیتا ہے۔ گویا صاحب شرور جہیل کے نزدیک ان دو آیتوں سے عدم سماع موتی پر استدلال کرنا اعتزال ہے حالانکہ سب سے پہلے انہی دو آیتوں کو مُردوں کے نہ سننے پر حضرت عائشہ صدیقہؓ نے دلیل قرار دیا ہے۔ الخ (الفتح المبین ص ۳۰)

الجواب بتسدید الوہاب:

انك لا تسمع الموتیٰ وغیرہ آیات سے جو سیدہ عائشہ صدیقہؓ نفی سماع موتی ثابت کرتی ہیں یہ ان کا تفرد ہے۔ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ چونکہ مجتہدہ تھیں اور مجتہد سے خطا بھی ہو جائے تو اسے ایک اجر ملتا ہے۔ لہٰذا اُن پر کوئی زد نہیں پڑتی۔ ہم جمہور کی اتباع کرتے ہیں۔ کیونکہ اس مسئلہ میں جمہور کی رائے اماں صاحبہؓ سے مختلف ہے۔ وقد خالفها

میں بھی اور تعویذ المسلمین میں بھی کلام کر چکے ہیں۔المہند تو ایک اجماعی دستاویز ہے مشائخ دیوبند کی۔اور اکابرین کے اس پر دستخط موجود ہیں۔اگر حضرت سہارنپوریؒ فوت ہو گئے تھے تو حضرت تھانویؒ، مفتی محمد کفایت اللہؒ وغیرہم مشائخ تو موجود تھے۔ہم صاحب مکائد اور انکی پوری جماعت کو چیلنج کرتے ہیں کہ جب سے شاہ صاحب مسئلہ حیات النبی ﷺ کے انکاری ہوئے ہیں۔ان سے پہلے کسی ایک عالم کا قول پیش کر دکھاؤ جنہوں نے المہند پر عدم اعتماد کیا ہو؟ سوائے مٹھی بھر چند شریروں کے آج تک سب کے سب اہل سنت اس پر اعتماد کرتے ہیں اور اس کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔لہٰذا صاحب مکائد کا اس کو الآیات البینات پر قیاس کرنا نری حماقت ہے۔ فاعتبر یا اولی الابصار۔

اعادۂ روح:

ہم نے اپنی کتاب ''تعویذ المسلمین عن شرور المفسدین'' میں لکھا ہے کہ علامہ سعد الدین تفتازانیؒ کی عبارت''هذا لا يستلزم اعادة الروح ''پر علامہ فرہارویؒ نے گرفت کی ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ صحیح احادیث صراحت کے ساتھ دلالت کرتی ہیں کہ سوال کے وقت جسم میں روح لوٹا دی جاتی ہے۔اس پر صاحب مکائد واویلا کرتے ہوئے اور علامہ خالد محمود مدظلہم جیسے محقق و مفکر کو''اخباری ملا'' کہہ کر استہزاء کرتے ہوئے لکھتے ہیں'' علامہ فرہاروی جس اعادہ کی بات کرتے ہیں وہ بھی آپ کو قطعاً مفید نہیں کیونکہ علامہ فرہارویؒ ایسے اعادہ کے قطعاً قائل نہیں جس سے بدن عنصری میں حیات دنیوی، حقیقی، حسی پیدا ہو جائے۔

(مجموعہ مکائد ص ٦٩)

الجواب:

علامہ عبدالعزیز فرہارویؒ کی عبارت بالکل بے غبار ہے کہ اعادہ روح وقت سوال مذہب اہل سنت ہے،اور مزید فرماتے ہیں'' وهو ان الاحاديث الصحيحته

ناطقته بان الروح یعاد فی الجسد عند السئوال " (نبراس ص ۳۲۲)

ترجمہ: احادیث صحیحہ صاف اعلان کر رہی ہیں کہ سوال کے وقت روح جسم کی طرف لوٹائی جاتی ہے۔

صاحب مکائد یہ کہہ کر جان چھڑانا چاہتے ہیں کہ علامہ فرہاروی جس اعادہ کے قائل ہیں وہ آپ کو مفید نہیں۔ چلو اعادہ کی جس ''قسم'' کے وہ قائل ہیں وہ تم بتادو مگر آگے صاحب مکائد بالکل خاموش ہے بلکہ ان کے تمام بڑے اعادہ روح کے متعلق اکابرین اہل سنت کی عبارات دیکھ کر مرغ بسمل کی طرح تڑپتے ہیں۔ اعادہ روح کے متعلق مماتیوں کی تضاد بیانیاں ملاحظہ ہوں۔

اعادہ روح اور سجاد بخاری صاحب:

جمیعت اشاعت التوحید کے ترجمان جناب ماسٹر سجاد بخاری صاحب لکھتے ہیں

''مومنین کی روحیں عنصری بدنوں میں نہیں ہوتیں بلکہ مثالی بدنوں میں ہوتی ہیں الخ

(اقامتہ البرہان ص ۹۹)

قرآن مجید کی یہ نص صریح اعادہ روح مفہوم مذکور کو باطل ٹھہراتی ہے۔

(اقامتہ البرہان ص ۱۵۸)

نکیرین کے وقت بدن میں روح کا اعادہ کسی قطعی دلیل سے ثابت نہیں (اقامتہ البرہان ص ۲۵۷) نیز شیخ القرآن مولانا ماسٹر غلام اللہ خان صاحب نے بھی لکھا ہے'' ارواح کا ابدان میں اعادہ نفخ ثانیہ پر ہوگا''۔ (جواہر القرآن ص ۱۹۴)

مولانا محمد حسین نیلوی کا اعادۂ روح کے متعلق انکار:

اس جسد عنصری میں بعد از دفن دوبارہ روح کا آنا اور میت کا قبر میں زندہ ہونا یہ کوئی مسئلہ نہیں۔ (ندائے حق ج ا ص ۱۷۴)